# جہری نماز میں ضرورت سے زیادہ اونچی آواز سے قراءت کرنا کیسا؟

**مجیب:** مولانا محمد نوید چشتی عطاری

**فتوی نمبر:** WAT-3326

**تاریخ اجراء:** 26 جمادی الاولٰی 1446ھ / 29 نومبر 2024ء

## دارالافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

## سوال

ضرورت سے اونچی قراءت کرنا مکروہ ہے۔ کیا یہ مکروہِ تحریمی ہے؟ اور نماز میں ایسا ہوا جیسے جہری قراءت میں امام نے بہت اونچی قراءت کی، تو نماز مکروہِ تحریمی واجب الاعادہ ہو گی یا نہیں؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَ الصَّوَابِ

ضرورت سے زیادہ اونچی آواز سے قراءت کرنا مکروہِ تحریمی نہیں ہے، لہٰذا اگر امام نے مقتدیوں کی تعداد سے زیادہ اونچی آواز سے قراءت کی، تو کراہتِ تحریمی و اعادے وغیرہ کا حکم نہیں ہو گا، البتہ! مستحب یہ ہے کہ حاجت کے مطابق آواز بلند کرے، بلاوجہ حاجت سے زائد آواز کا بلند کرنا اچھا نہیں ہے۔

حاشیۃ الطحطاوی علی المراقی میں ہے: ”والأولی ان لا یجھد نفسه بالجھر بل بقدر الطاقة لأن إسماع بعض القوم يكفي بحر ونهر والمستحب أن يجهر بحسب الجماعة فإن زاد فوق حاجة الجماعة فقد أساء كما لو جهر المصلي بالأذكار قهستاني عن كشف الأصول“ ترجمہ: اولیٰ (بہتر) یہ ہے کہ امام اونچی آواز سے قراءت کرنے میں اپنے آپ پر مشقت نہ ڈالے، بلکہ بقدرِ طاقت اونچی آواز کرے کہ بعض قوم کا سن لینا کافی ہوتا ہے (بحر و نہر) اور مستحب ہے کہ جماعت کی تعداد کے مطابق اپنی آواز بلند کرے، پس اگر جماعت کی حاجت سے زیادہ اونچی آواز کی، تو برا کیا جیسا کہ اگر نمازی اونچی آواز سے اذکار پڑھے، تو اس کا حکم ہے، قہستانی عن کشف الاصول۔ (حاشیۃ الطحطاوی علی المراقی، ص 253، دار الکتب العلمیۃ، بیروت)

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)
www.fatwaqa.com
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net